19واں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز پیر 8 فروری 2016

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ مواصلات و تعمیرات

بروز جمعتہ المبارک 14۔مارچ 2014 اور بروز جمعرات 2 اپریل 2016 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

پنجاب اسمبلی کی نئی عمارت میں ہال کی فوری تعمیر کی تفصیلات

*2228: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) پنجاب اسمبلی کی نئی عمارت پر اب تک کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے نیز اس کو مکمل کرنے کے لئے مزید کتنی رقم درکار ہے ؟

(ب) کیا حکومت صرف اسمبلی ہال کی تکمیل کو فوری ممکن بنانے کے لئے اس مالی سال میں رقم فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ کم از کم اجلاس مناسب طریقہ سے ہو سکے ؟

(تاریخ وصولی 28 اگست 2013 تاریخ ترسیل 25 نومبر 2013)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) نئی پنجاب اسمبلی بلڈنگ ADP کی دو اسکیموں پر مشتمل ہے

i۔ایڈیشنل اسمبلی بلڈنگ۔جسکا تخمینہ لاگت 1470.196 ملین روپے ہے۔ایڈیشنل اسمبلی بلڈنگ پر اس وقت 942.632 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔جو کہ تخمینہ لاگت کا 64% بنتا ہے۔

ii۔ایکسٹینشن آف پنجاب اسمبلی بلڈنگ۔جسکا تخمینہ لاگت 1053.195 ملین روپے ہے ۔ایکسٹینشن آف پنجاب اسمبلی بلڈنگ پر اس وقت 438.431 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔جو کہ تخمینہ لاگت کا 42% بنتا ہے۔

ان دونوں اسکیموں کا کل تخمینہ لاگت Rs 2523.391 ملین روپے ہے جس میں سے 1381.363 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔جو کہ 55% بنتا ہے۔

مالی سال 16-2015 کی ADP میں اسمبلی بلڈنگز کیلئے صرف مندرجہ ذیل فنڈز مختص کیے گئے ہیں۔

ایڈیشنل اسمبلی بلڈنگ	200.000 ملین روپے
ایکسٹینشن اسمبلی بلڈنگ	200.000 ملین روپے

اور ان دونوں بلڈنگز کو مکمل کرنے کے لیے 742.028 ملین روپے مزید درکار ہیں۔

(ب) موجودہ مالی سال کے فنڈز استعمال ہونے پر محکمہ P&D نے کام مکمل کرنے کے لیے مزید رقم فراہم کرنے کی یقین دہانی کروائی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 4 فروری 2016)

بروز جمعرات 2۔اپریل 2015ء کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

شیخوپورہ گوجرانوالہ روڈ کی تعمیر و دیگر تفصیلات

***2430: ڈاکٹر سید وسیم اختر:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) شیخوپورہ گوجرانوالہ روڈ آخری مرتبہ کب تعمیر کی گئی تھی، اس کے بعد کتنے خرچ سے کتنی مرتبہ اس کی مرمت کی گئی، الگ الگ تفصیل سے مطلع فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یہ سڑک بری طرح ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکی ہے۔ خصوصاً موضع تتلے عالی کے قریب سڑک میں بڑے بڑے گڑھے پڑے ہوئے ہیں۔ تمام سڑک پر اور خصوصاً تتلے عالیٰ کے قریب کے سڑک کا آخری پیچ ورک کب اور کتنے خرچ سے کیا گیا۔ کیا اس علاقے میں نکاسی کے لئے سڑک پر ڈرین بھی تعمیر کی گئی؟

(ج) کیا حکومت فیصل آباد لاہور کی طرز پر B O T کی بنیاد پر شیخوپورہ گوجرانوالہ روڈ کی تعمیر نئے سرے سے کرنے کو تیار ہے اگر B O T کی بنیاد پر اس سڑک کی مکمل تعمیر نو ممکن نہیں تو اس سڑک کو کب تک نئے سرے سے تعمیر کیا جائے گا؟

(تاریخ وصولی 09 ستمبر 2013ء   تاریخ ترسیل 18 دسمبر 2013ء)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) ضلع شیخوپورہ میں پہلے 4.00 کلو میٹر سڑک کو سال 13۔2012 میں دورویہ کر دیا گیا تھا۔ جبکہ باقی سڑک مختلف مراحل میں 15 سے 20 سال پہلے مکمل ہوئی۔ سڑک ہذا پر سالانہ مرمت کی مد میں ہونے والے خرچ کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

سال	سالانہ مرمت	خصوصی مرمت	ریسر فیسنگ
2012۔13	--	4.880 ملین	8.380 ملین

--	--	0.375ملین	2013-14
--	0.105ملین	0.327ملین	2014-15
--	--	--	2015-16

(ب) سالانہ مرمت کے ذریعے سڑک کو درست حالت میں رکھا گیا ہے۔تتلے عالی ضلع گوجرانوالہ میں واقع ہے۔اڈا تتلے عالی میں 11-2010 میں 0.409 ملین روپے کی رقم سے خصوصی مرمت کا کام کیا گیا تھا۔اب یہاں سڑک کی حالت بہتر ہے۔اس علاقہ میں نکاسی کیلئے سڑک پر ڈرین منظور نہیں تھی اور نہ ہی بنائی گئی۔

(ج) گوجرانوالہ شیخوپورہ روڈ کو PPP کی بنیاد پر دورویہ کرنے کے لیے فزیبلسٹی سٹڈی کا PC-II (تخمینہ 38.689 ملین روپے) سالانہ ترقیاتی پروگرام 15-2014 میں جنرل سیریل نمبر 1377 پر شامل کر لیا گیا تھا۔اس مقصد کے لئے 15-2014 کیلئے 25.00 ملین روپے مختص کیے تھے۔فزیبلسٹی سٹڈی اور Transaction/Technical Advisory Serivces کے لیے M/s "EA Consulting Pvt.Ltd کو پری کوالیفائی کر لیا گیا ہے جو اس پر کام کر رہا ہے۔اس مد میں اب تک 12.159 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔یہ سکیم ADP2015-16 میں سیریل نمبر 2160 پر شامل ہے۔اس کے لئے موجودہ مالی سال میں 15.00 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔تکنیکی مراحل سے گزرنے اور مطلوبہ فنڈز ملنے کے بعد اس مالی سال 16-2015 میں مذکورہ سڑک کو دورویہ کرنے کا کام شروع ہو سکتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 4فروری 2016)

لاہور: ٹھوکر نیاز بیگ تا چوبرجی روڈ کی توسیع و دیگر تفصیلات

*1897: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے ملتان روڈ لاہور ٹھوکر نیاز بیگ تا چوبرجی روڈ کی دونوں جانب توسیع کرنے کا پراجیکٹ شروع کیا تھا جن کو دو فیزوں میں بنانا تھا اس پر دونوں اطراف کتنی کتنی توسیع کی گئی؟

(ب) دونوں فیزوں کی تعمیر پر کتنا وقت لگا اور کتنی لاگت آئی، دونوں فیزوں کی الگ الگ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹھوکر نیاز بیگ سے سوڈیوال تک تو دونوں اطراف سے سڑک کو وسیع کر دیا گیا، لیکن سوڈیوال تا چوبرجی تک توسیع نہ کرنے کی وجہ بتائی جائے؟

(د) کیا حکومت سوڈیوال تا چوبرجی روڈ کی توسیع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 16 اگست 2013 تاریخ ترسیل 18 نومبر 2013)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے ملتان روڈ لاہور کی دونوں جانب توسیع کا پراجیکٹ شروع کیا تھا جس کو 2 فیز میں مکمل کیا گیا۔ ٹھوکر نیاز بیگ تا سکیم موڑ (فیز-I) کی لمبائی 7.7 کلو میٹر ہے جبکہ سکیم موڑ تا چوک چوبرجی (فیز-II) کی لمبائی 3.5 کلو میٹر ہے۔ فیز I کی تعمیر و توسیع لاہور رنگ روڈ اتھارٹی کی زیر نگرانی کی گئی جبکہ فیز-II کی تعمیر محکمہ ہائی وے پنجاب کی زیرِ نگرانی سرانجام پائی۔
پہلے مرحلے (ٹھوکر نیاز بیگ تا سکیم موڑ) تک سڑک ہذا کی کشادگی اوسطاً 5 سے 35 فٹ (1.52 میٹر سے 10.67 میٹر) (زمین کی دستیابی اور ڈیزائن کی ضرورت کے مطابق) توسیع دی گئی جبکہ انٹر سیکشن کو 120 فٹ (36.5 میٹر) تک کھلا گیا اور مناسب جگہوں پر پارکنگ فراہم کی گئی۔
جبکہ دوسرے حصے سکیم موڑ تا بسطامی روڈ (1.24 کلو میٹر) کی توسیع 29.5 فٹ سے 38.5 فٹ (9 میٹر سے 11.80 میٹر) تک دونوں اطراف کی گئی ہے۔ جبکہ بسطامی روڈ سے چوک چوبرجی (لمبائی 2.26 کلو میٹر) تک لینڈ ایکوزیشن کے نوٹیفیکیشن 6(4)17 کی منظوری نہ ہونے کے سبب کوئی توسیع نہ کی گئی بلکہ صرف پہلے سے تعمیر شدہ سڑک کو کارپٹنگ اور Rehabilitate کیا گیا۔

(ب) پہلے مرحلے (ٹھوکر نیاز بیگ تا سکیم موڑ) کی تعمیر مالی سال 10-2009 (اکتوبر 2009) میں شروع ہو کر مالی سال 12-2011 (ستمبر 2011) میں مکمل ہو چکی ہے جس کی لاگت 2136 ملین روپے ہے۔ جبکہ دوسرے مرحلے (فیز-II) کا سکیم موڑ تا بسطامی روڈ (سوڈیوال) تک

کی تعمیر اکتوبر 2012 کو شروع کی گئی اور تقریباً 8 ماہ کے عرصہ میں 743 ملین روپے کی لاگت سے تعمیر مکمل کر لی گئی۔

(ج) جی ہاں یہ درست ہے کہ ٹھوکر تا بسطامی روڈ (سوڈیوال) کی توسیع کر دی گئی۔ جبکہ بسطامی روڈ (سوڈیوال) تا چوبرجی کی توسیع MTS (میٹرو بس سروس) پروجیکٹ کی متوقع منظوری کے باعث عارضی طور پر مؤخر کر دی گئی۔ مزید یہ کہ اس سیکشن کی لینڈ ایکوزیشن کے نوٹیفیکیشن 6(4)17 کی منظوری بھی نہ ہو سکی۔

(د) لاہور اورنج لائن میٹرو ٹرین سروس کی مجوزہ تعمیر کے باعث فی الوقت اس حصے کی توسیع کا منصوبہ مؤخر ہے۔ لاہور اورنج لائن میٹرو ٹرین سروس کا منصوبہ اب LDA/TEEPA کے زیر کنٹرول ہے منصوبے کا باقاعدہ آغاز ہو چکا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 4 فروری 2016)</u>

<u>ضلع ننکانہ صاحب: بچیکی سے مانگٹانوالہ، جڑانوالہ لاہور روڈ کی تعمیر و مرمت کا مسئلہ</u>

*2012: <u>جناب جمیل حسن خان</u>: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بچیکی سے مانگٹانوالہ اور جڑانوالہ لاہور روڈ کو دورویہ کیرج وے کو کروڑوں روپے کی لاگت سے تعمیر کیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب مذکورہ سڑک ٹوٹ پھوٹ چکی ہے؟

(ج) حکومت کب تک اس سڑک کی تعمیر و مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 22 اگست 2013 تاریخ ترسیل 27 نومبر 2013)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) یہ درست ہے کہ بچیکی سے مانگٹانوالہ، جڑانوالہ لاہور جڑانوالہ روڈ کو دورویہ کیرج وے تعمیر کرنے کے لیے 736.00 ملین روپے لاگت آئی۔

(ب) سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار نہ ہے۔ تاہم بارش سے (Earthern Shoulder) پر بننے والے گڑھے ساتھ ساتھ مرمت کر دیئے جاتے ہیں

(ج) محکمانہ لیبر کی مدد سے مرمت جاری رہتی ہے خصوصی مرمت کی ضرورت نہ ہے۔اس وقت سڑک تسلی بخش حالت میں ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 4فروری 2016)

ضلع پاکپتن: عارف والا پاکپتن مین روڈ کی تعمیر کا معاملہ

*2195: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) عارفوالا پاکپتن مین روڈ کی تعمیر کب شروع ہوئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک کا بیشتر حصہ ابھی تک مکمل نہیں کیا گیا؟

(ج) کیا حکومت عارفوالا تا پاکپتن مین روڈ کا بقیہ حصہ مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 28اگست 2013 تاریخ ترسیل 25نومبر 2013)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) عارف والا تا پاکپتن مین روڈ کی تعمیر دو حصوں پر مشتمل ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ پاکپتن تا عارف والا۔ کلو میٹر 482.24 تا 498.50=16.26 کلو میٹر۔

2۔ پاکپتن تا عارف والا۔ کلو میٹر 498.50 تا 514.50=16.00 کلو میٹر۔

یہ کام 06.05.2009 شروع ہوا۔یہ سڑک منصوبہ 'بنگہ حیات تا پاکپتن عارف والا روڈ" کا حصہ ہے۔جسکی کل لمبائی 54.27 کلو میٹر ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔اس سڑک کے اس حصہ کی کل لمبائی 32.26 کلو میٹر ہے جس پر کارپٹ بچھا دی گئی ہے۔یعنی 100% سڑک ٹریفک کی آمدورفت کے لیے کھول دی گئی ہے۔

(ج) اس سڑک کے بقیہ حصہ پر کام جاری ہے۔مکمل فنڈز دستیاب ہونے کی صورت میں اس سڑک کے دونوں گروپس مالی سال 2016-2015 میں مکمل کر دیئے جائیں گے۔

(تاریخ وصولی جواب 4فروری 2016)

ساہیوال پاکپتن مین روڈ کی تعمیر و دیگر تفصیلات

*2197: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال پاکپتن مین روڈ کی تعمیر کس سال شروع ہوئی؟

(ب)اس روڈ کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا تھا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس روڈ کی تعمیر کے لئے مختص شدہ بجٹ EXCEED ہوا اگر ہاں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ کئی سال گزرنے کے باوجود اس روڈ کے بیشتر حصہ کی تعمیر ابھی تک مکمل نہیں ہوئی؟

(ہ) ساہیوال پاکپتن روڈ کا باقی ماندہ حصہ کب تک تعمیر ہو جائے گا نیز کیا حکومت وقت پر کام مکمل نہ کرنے والے ذمہ داران کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 28 اگست 2013 تاریخ ترسیل 25 نومبر 2013)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) ساہیوال پاکپتن روڈ کی تعمیر مورخہ 29-12-2008 کو شروع ہوئی۔

(ب) اس سڑک کی ابتدائی Administrative Approval مورخہ 17-08-2008 کو منظور ہوئی۔ جسکا تخمینہ لاگت (M)759.799 ملین روپے 35.93 کلومیٹر کے لیے تھا۔ اور سڑک کو '20 سے '24 فٹ کشادہ کرنا تھا۔

(ج) اس سڑک کا بجٹ نہ بڑھا ہے۔ سڑک کا Scope of Work تبدیل ہوا تھا۔ محترم وزیر اعلیٰ پنجاب جناب میاں شہباز شریف نے عوام کے پر زور مطالبہ پر مورخہ 13-02-2009 کو بذریعہ چٹھی نمبر AS(Regu)/CMS09/OT-04/A/22179/ سڑک کو '24 فٹ کی بجائے '48 فٹ (دورویہ) کرنے کی منظوری دی اور اس کی لمبائی 35.93km کی بجائے 40.43 کلومیٹر پاکپتن کے مین چوک واقع دہلی ملتان روڈ تک کر دی اور ان وجوہات کی بناء پر عوام کی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے مزید بجٹ منظور کر دیا۔ اس سڑک کی Administrative Approval کو Revise کیا گیا جو کہ بذریعہ چٹھی نمبر CWD-NO.SOH-II(C&W)3-5/2012(Sahiwal) مورخہ 17-10-2014 بڑھ کر 1504.808 ملین روپے ہو گیا۔

(د) یہ درست نہ ہے۔ سڑک کی تعمیر 40.43 کلومیٹر منظور ہو چکی تھی جو کہ مکمل ہو چکی ہے اور تمام سڑک مکمل طور پر ٹریفک کی آمدورفت کے لیے کھول دی گئی ہے۔

(ہ) اس سڑک کا کوئی حصہ نامکمل نہ ہے۔ تمام سڑک تکمیل کے بعد ٹریفک کے استعمال میں ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 4 فروری 2016)

فیروزپور روڈ گجومتہ تا قصور کی تعمیر و مرمت کا مسئلہ

*2741: جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیروزپور روڈ گجومتہ تا قصور سروس روڈ انتہائی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ بالا سروس روڈ کی تعمیر و مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 24 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 24 دسمبر 2013)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) فیروزپُور روڈ کی کل لمبائی 40 کلومیٹر ہے۔ ضلع قصور کی حدود میں 28.50 کلومیٹر ہے جس میں 5 کلومیٹر اربن اور باقی 23.50 کلومیٹر رورل ہے اور 11.50 کلومیٹر لاہور کی حدود میں واقع ہے۔ یہ سڑک اکتوبر 2010 کو مکمل ہوئی اور 2012-03-01 سے 2014-10-30 تک یہ سڑک رنگ روڈ اتھارٹی کے پاس رہی ہے اور 2014-11-01 سے یہ سڑک پنجاب ہائی وے کے زیر کنٹرول ہے۔ سڑک کی حالت بہتر ہے اور ٹریفک رواں دواں ہے۔ اگر سروس روڈ پر کوئی پیچ پڑتا ہے تو محکمانہ طور پر Annual Repair پروگرام کے تحت اُسے ٹھیک کر لیا جاتا ہے۔

(ب) مندرجہ بالا میں درج ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 4 فروری 2016)

ضلع فیصل آباد: فنڈز کی فراہمی واستعمال کی تفصیلات

***3121: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) محکمہ مواصلات و تعمیرات ضلع فیصل آباد کو سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کل کتنا بجٹ ترقیاتی مد میں موصول ہوا؟

(ب) ان سالوں کے دوران ضلع فیصل آباد میں کتنا فنڈ خرچ کیا گیا ہے جن منصوبوں پر خرچ کیا گیا۔ ان منصوبوں کے نام، تخمینہ، لاگت، مدت تکمیل اور آغاز کام کی تاریخ بتائیں؟

(ج) جو منصوبے مکمل ہو چکے ہیں ان کے کاموں کے معیاری ہونے کے بارے میں حکومتی پالیسی کے تحت جس تھرڈ پارٹی سے ان کی تصدیق کروائی گئی، ان کے نام اور تھرڈ پارٹی نے جو جو اعتراضات جس جس منصوبہ میں اٹھائے ان کی تفصیل فراہم کریں؟

(د) تھرڈ پارٹی کے اعتراض پر محکمہ C&W اور حکومت پنجاب نے جو ایکشن لیا ہے ان کی تفصیلات سے بھی ایوان کو مطلع فرمائیں؟

(ہ) اگر کسی آفیسر یا اہلکار کے خلاف تھرڈ پارٹی کے اعتراض پر ایکشن لیا گیا ہے تو ان کا نام، عہدہ، گریڈ اور جو ایکشن لیا گیا ہے، ان کی تفصیلات فراہم کریں؟

(تاریخ وصولی 20 نومبر 2013 تاریخ ترسیل 6 جنوری 2014)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) ترقیاتی مد میں محکمہ مواصلات و تعمیرات (C&W Department) ضلع فیصل آباد میں مالی سال 12-2011 اور 13-2012 میں جو بجٹ موصول ہوا اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

مالی سال	تعمیرات	مواصلات	کل بجٹ
2011-12	Rs.577.089 M	Rs. 588.33 M	Rs.1165.419 M
2012-13	Rs.735.030 M	Rs. 1280.00 M	Rs.2015.03 M

(ب) محکمہ مواصلات و تعمیرات (C&W Department) ضلع فیصل آباد میں مالی سال 2011-12 اور 2012-13 میں جو فنڈز خرچ ہوئے ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

مالی سال	تعمیرات	مواصلات	کل بجٹ
2011-12	Rs. 548.788 M	Rs.586.31 M	Rs.1135.09 M
2012-13	Rs.719.176M	Rs.1277.74 M	Rs.1997.62 M

محکمہ مواصلات فیصل آباد کے 2011-12 اور 2012-13 کے منصوبوں کے نام، تخمینہ لاگت، مدت تکمیل اور تاریخ آغاز کام کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محکمہ تعمیرات فیصل آباد کے 2012-13 اور 2011-12 کے منصوبوں کے نام، تخمینہ لاگت، مدت تکمیل اور تاریخ آغاز کام کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حکومت کی طرف سے برن یونٹ الائیڈ ہسپتال اور تعمیر بلڈنگ برائے جنرل ہسپتال غلام محمد آباد فیصل آباد کے لیے کل وقتی تھرڈ پارٹی ویلی ڈیشن کنسلٹنٹ مقرر کیے تھے۔ حکومت کی طرف سے محکمہ صحت کے لئے کنسلٹنٹ کی ذمہ داری محکمہ بلڈنگز کو سونپی گئی تھی۔ جن کے نام یہ ہیں۔

1۔ ماسٹر کنسلٹنگ انجینئرنگ پرائیویٹ لمٹیڈ۔

2۔ PEPAC اسلام آباد۔

باقی منصوبہ جات پر تھرڈ پارٹی ویلی ڈیشن کے لیے M/S G3 Consultant Lahore کی منظوری کمشنر فیصل آباد ڈویژن فیصل آباد نے دی۔ اٹھائے گئے اعتراضات کی تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع فیصل آباد (پراونشل ہائی وے) میں EGC انجینئر جنرل کنسلٹنٹ کو بطور Third Party Validation تعینات کیا گیا ہے جو موقع پر ہر وقت موجود ہوتے ہیں اور کام میں کمی بیشی موقع پر ہی دور کراتے رہتے ہیں۔ جن سڑکوں کی تعمیر پر خرچہ کیا گیا ان کا باقاعدہ سالانہ آڈٹ ڈائریکٹر جنرل آڈٹ اکاؤنٹس ورکس کی طرف سے کیا جاتا ہے۔ آڈٹ نے جن چار منصوبہ جات پر اعتراضات کئے وہ درج ذیل ہیں۔

1۔ دورویہ سڑک اکبر چوک الائیڈ ہسپتال تا مسجد اسماعیل

2۔ دورویہ سڑک کھڑیانوالہ تا ساہیانوالہ
3۔ دورویہ سڑک لاہور جڑانوالہ فیصل آباد جھنگ بھکر روڑ (سیکشن فیصل آباد تا جڑانوالہ)
4۔ دورویہ سڑک لاہور جڑانوالہ فیصل آباد جھنگ بھکر روڑ (سیکشن فیصل آباد تا بچیکی)

(د) تعمیرات کے دوران جو بھی اعتراضات اٹھائے گئے۔ وہ دوران تعمیر ہی ٹھیکیداران نے اپنے خرچہ پر درست کر دیئے تھے مواصلات میں آڈٹ اینڈ اکاؤنٹس ورک نے اپنے اعتراضات حکومت پنجاب اور C&W ڈیپارٹمنٹ کو ارسال کئے جن کے مطابق اہلکاروں کو جبری ریٹائر منٹ، نوکری سے برخواست، سالانہ ترقی سے محرومی اور وارننگ کی سزائیں سنائی گئیں۔

(ہ) محکمہ تعمیرات میں کنسلٹنٹ کی طرف سے جو اعتراضات اٹھائے گئے تھے۔ وہ معمولی نوعیت کے تھے جو کہ متعلقہ ٹھیکیدار سے درست کروادیئے گئے تھے۔ لہذا کسی آفیسر یا اہلکار کے خلاف کارروائی کی ضرورت نہ تھی۔

محکمہ مواصلات میں آڈٹ اینڈ اکاؤنٹس ورک کی سالانہ رپورٹ کے مطابق اہلکاروں کو جو سزائیں دی گئی ہیں، درج ذیل ہیں۔

1۔ دورویہ سڑک اکبر چوک الائیڈ ہسپتال تا مسجد اسماعیل

2۔ دورویہ سڑک کھڑیانوالہ تا ساہیانوالہ

افسران	سزا کی نوعیت
ایکسئین محمد نواز غازی	وارننگ (جو کہ اس وقت بطور ڈسٹرکٹ آفیسر بلڈنگ ڈویژن سیالکوٹ میں تعینات ہے)
ایس ڈی او شہزاد سمیع	محرومی برائے پانچ سالانہ ترقی (جس کے برخلاف پی۔ ایس۔ ٹی۔ میں اپیل کی ہوئی ہے اور اس وقت بطور ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر بلڈنگ سب ڈویژن ملتان میں تعینات ہے)
سب انجنیئر قمر ضیاء باجوہ	نوکری سے برخواست (جو ابھی تک بحال نہیں ہوا اور اپیل پی۔ ایس۔ ٹی۔ میں کی ہوئی ہے)
اکاؤنٹس کلرک ظہیر اختر	نوکری سے برخواست جو ابھی تک بحال نہیں ہوا اور اپیل پی۔ ایس۔ ٹی۔ میں کی

	ہوئی ہے۔
سب ڈویژنل کلرک بشیر احمد	وارننگ (جو کہ اس وقت بطوا کاؤنٹس کلرک پراونشل ہائی سرکل فیصل آباد میں تعینات ہے)

3۔دورویہ سڑک لاہور جڑانوالہ فیصل آباد جھنگ بھکر روڈ (سیکشن فیصل آباد تا جڑانوالہ)۔

افسران	سزا کی نوعیت
ایکسئین رضوان قمر	نوکری سے برخواست جو پی۔ایس۔ٹی۔سے بحال ہوگیا ہے اور اس وقت ملتان میں بطور ڈسٹرکٹ آفیسر روڈ تعینات ہے۔ محکمہ نے سپریم کورٹ میں اپیل کی ہوئی ہے
ایس ڈی او مہر عظمت	نوکری سے برخواست جو پی۔ایس۔ٹی۔سے بحال ہوگیا ہے اور اس وقت گجرات میں بطور سب ڈویژنل آفیسر تعینات ہے۔ محکمہ نے سپریم کورٹ میں اپیل کی ہوئی ہے
سب انجینئر ذوالفقار رندھاوا	محرومی برائے دوسالانہ ترقی اور اس وقت فیصل آباد میں بطور ڈسٹرکٹ آفیسر روڈ تعینات ہے
سب انجینئر افتخار احمد بٹ	محرومی برائے دوسالانہ ترقی اور اس وقت فیصل آباد میں بطور ڈسٹرکٹ آفیسر روڈ تعینات ہے
اکاؤنٹس کلرک ظہیر اختر	نوکری سے برخواست جو ابھی تک بحال نہیں ہوا اور اپیل پی۔ایس۔ٹی۔ میں کی ہوئی ہے۔
سب ڈویژنل کلرک محمد خالد	محرومی برائے دوسالانہ ترقی اور اس وقت فیصل آباد میں بطور اکاؤنٹس کلرک تعینات ہے۔

4۔دورویہ سڑک لاہور جڑانوالہ فیصل آباد جھنگ بھکر روڈ (سیکشن فیصل آباد تا بچیکی)۔

افسران	سزا کی نوعیت
ایکسئین رضوان قمر	نوکری سے برخواست جو پی۔ایس۔ٹی۔سے بحال ہوگیا ہے اور اس وقت ملتان میں بطور ڈسٹرکٹ آفیسر روڈ تعینات ہے۔ محکمہ نے سپریم کورٹ

	میں اپیل کی ہوئی ہے
ایس ڈی او مہر عظمت	نوکری سے برخواست جو پی۔ایس۔ٹی۔ سے بحال ہو گیا ہے اور اس وقت گجرات میں بطور سب ڈویژنل آفیسر تعینات ہے۔ محکمہ نے سپریم کورٹ میں اپیل کی ہوئی ہے
سب انجینئر ذوالفقار رندھاوا	محرومی برائے دو سالانہ ترقی اور اس وقت فیصل آباد میں بطور ڈسٹرکٹ آفیسر روڈ تعینات ہے
سب انجینئر افتخار احمد بٹ	محرومی برائے دو سالانہ ترقی اور اس وقت فیصل آباد میں بطور ڈسٹرکٹ آفیسر روڈ تعینات ہے
سب انجینئر طاہر حلیم	نوکری سے برخواست جو پی۔ایس۔ٹی۔ سے بحال ہو گیا ہے اور اس وقت پراونشل ہائی وے ڈویژن جھنگ میں تعینات ہے۔ محکمہ نے سپریم کورٹ میں اپیل کی ہوئی ہے

(تاریخ وصولی جواب 4فروری 2016)

لیفکو معاہدے سے متعلقہ تفصیلات

*3721: لفٹیننٹ کرنل (ر) سردار محمد ایوب خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) لاہور فیصل آباد روڈ جو کہ لیفکو کے زیر انتظام ہے، کے کون کون سے شیئر ہولڈر ہیں نیز ہر کمپنی کے شیئرز کے شرح تناسب سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) لیفکو کے کتنے اہلکاران و افسران اس سڑک پر تعینات ہیں، ان کے نام، پتہ اور عہدہ کے حوالے سے مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا اس وقت بھی آرمی کے حاضر سروس اہلکاران و افسران لیفکو میں اپنی ڈیوٹی سر انجام دے رہے ہیں، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 17 جنوری 2014 تاریخ ترسیل 3 اپریل 2014)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) شیئر ہولڈرز اوران کے شیئر کی شرح تناسب مندرجہ ذیل ہے۔

فرنٹیر ورکس آرگنائزیشن	65%
میسرز خالد رؤف اینڈ کمپنی پرائیوٹ لمیٹڈ	20%
میسرز حبیب رفیق پرائیوٹ لمیٹڈ	10%
میسرز سچل انجے ئنرنگ پرائیوٹ لمیٹڈ	5%

(ب) لیفکو کے اہلکاران وافسران جواس سڑک پر تعینات ہیں ان کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس وقت آرمی کا کوئی بھی حاضر سروس اہلکار یا افسر لیفکو میں کوئی ڈیوٹی سرانجام نہیں دے رہا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 4فروری 2016)

لاہور فیصل آباد روڈ ٹال ٹیکس سے متعلقہ تفصیلات

*3722: لفٹیننٹ کرنل (ر) سردار محمد ایوب خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور فیصل آباد روڈ جو کہ لیفکو کے زیرانتظام ہے وہاں ٹال ٹیکس کی شرح دیگر ہائی ویز کے ٹال ٹیکس سے زیادہ ہے ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لیفکو کے اہلکاران آئے روز ٹال ٹیکس کی وصولی کے حوالے سے سڑک کو استعمال کرنے والے راہگیروں سے جھگڑتے ہیں، پچھلے پانچ سال میں لیفکو کے اہلکاران پر اس حوالے سے کتنی ایف آئی آر درج ہوئی ہیں ؟

(ج) لاہور فیصل آباد روڈ پر لیفکو کے ہر ٹال پلازہ پر ٹیکس کی شرح کے حوالے سے تفصیل فراہم کی جائے نیز اس روڈ پر کون کون سی گاڑیاں / شخصیات ہر قسم کے ٹیکس سے مستشنیٰ ہیں، نیز کیا ان کے لئے الگ لین ہے ؟

(د) کیااس سڑک کے قریبی علاقوں کے عوام کو سڑک استعمال کرنے میں کوئی رعایت حاصل ہے اگر نہیں تو وجوہات کیاہیں؟

(تاریخ وصولی 17 جنوری 2014 تاریخ ترسیل 3 اپریل 2014)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) درست ہے۔لاہور فیصل آباد روڈ BOT کی بنیاد پر تعمیر کی گئی ہے۔ جس پر حکومت پنجاب یا کسی اور حکومتی ذرائع سے کوئی رقم خرچ نہیں کی گئی ہے۔ بلکہ لیفکو (پرائیوٹ) لمیٹڈ کو تعمیر اور نگہداشت کے تمام اخراجات پچیس (25) سال تک خود برداشت کرنے ہیں۔اسی لیے ٹال ٹیکس بروئے قانون سیکشن 3 Punjab Toll on Bridges & Roads Ordinance 1962 کے تحت لاگو ہوتا ہے اور ٹال ٹیکس کی شرح حکومت پنجاب کے باقاعدہ Notification کے ذریعے مشتہر کی جاتی ہے۔لاہور فیصل آباد سڑک پر ٹال ٹیکس کی شرح حکومت پنجاب سے بذریعہ Notification مجریہ 31 اگست 2006ء No.SOH-II (C&W)4-1/2002-03(PSPIC)-VOL-II منظور شدہ ہے اور اسی کے مطابق ٹال ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔ لیفکو قانون کے مطابق اور شفافیت کے اصول کے تحت ٹال ٹیکس کی شرح اور متن کی فہرست اخبارات میں مشتہر کرتی ہے۔ علاوہ ازیں سارے ٹال پلازوں پر آویزاں بھی کرتی ہے۔ سال 14-2013 کی Notification شرح ٹال ٹیکس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ لیفکو کے اہلکاران آئے روز ٹال ٹیکس کی وصولی کے حوالے سے سڑک کو استعمال کرنے والے راہگیروں سے جھگڑتے ہیں اور کسی بھی اہلکار کے خلاف پچھلے پانچ سالوں میں کوئی بھی مقدمہ کسی عدالت میں بابت لڑائی جھگڑا/ ٹیکس وصولی زیر سماعت ہے یا کسی بھی لیفکو اہلکار پر پچھلے پانچ سالوں میں کوئی ایف۔آئی۔آر کٹی ہے۔

(ج) لاہور فیصل آباد روڈ پر ہر ٹال پلازہ پر ٹیکس کی شرح مالی سال 14-2013 اور جو گاڑیاں اور شخصیات مستثنیٰ ہیں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ایمرجنسی گاڑیوں مثلاً ایمبولینس، فائر

بریگیڈ، پولیس کی گاڑیوں کے لیے ایک علیحٰدہ لین مختص ہے۔ جبکہ دیگر مستثنیٰ گاڑیاں E-Tag والی لین سے گزرتی ہیں اوران تمام گاڑیوں کو فری E-Tag فراہم کیے جاتے ہیں۔

(د) اگرچہ لیفکو (پرائیویٹ) لمیٹڈ رعایت دینے کا حق رکھتی ہے مگر یہ اسکے لیے لازم نہیں کہ وہ کسی بھی باقاعدہ سفر کرنے والے کا کوئی خصوصی پیکج دے۔ تاہم لیفکو نے ٹال پلازہ کے تین کلو میٹر گردونواح میں مستقل رہنے والے رہائشیوں کو ٹال ٹیکس لاگو ہونے کی شروعات سے خصوصی رعایت دے رکھی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 4 فروری 2016)

سیالکوٹ: حلقہ پی پی 130 میں رنگ روڈ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*3936: جناب محمد آصف باجوہ، ایڈووکیٹ: کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی 130 ڈسکہ میں رنجھانی تاجیسر والہ رنگ روڈ کی تعمیر نہ ہونے کی وجہ سے سیالکوٹ سے گوجرانوالہ یالاہور جانے والے لوگوں کو ڈسکہ میں ٹریفک کے مسائل سے دو چار ہونا پڑتا ہے؟

(ب) اگر یہ رنگ روڈ تعمیر کر دی جائے تو عوام کے یہ مسائل حل ہو سکتے ہیں کیا حکومت ڈسکہ رنگ روڈ بنانے کا منصوبہ آئندہ مالی سال میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں؟

(تاریخ وصولی 11 فروری 2014 تاریخ ترسیل 22 اپریل 2014)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) ڈسکہ شہر کے پرانے بائی پاس کی تعمیر '24 چوڑائی کے ساتھ 1973 میں کی گئی تاہم اس سڑک کو موجودہ ٹریفک کے لئے ناکافی سمجھتے ہوئے حکومت نے اس کو '24+'24 دورویہ مع '15+'15 سروس لین از سرِ نو تعمیر کا منصوبہ 2009 میں منظور کیا جس پر کام مکمل ہو چکا ہے۔ سڑک کی از سر نو تعمیر مکمل ہونے پر ٹریفک کے بہاؤ میں کسی حد تک روانی اور باقاعدگی آئی ہے لیکن یہ بائی پاس روڈ بھی آبادی کے اندر واقع ہے اور اس کے دونوں اطراف دکانات اور ورکشاپس ہیں جس

کی وجہ سے ٹریفک کی روانی میں تعطل پیدا ہوتا رہتا ہے۔اگر رنگ روڈر نجھائی تا جیسر والا کی تعمیر کر دی جائے تو ٹریفک کی روانی میں مزید بہتری آئے گی۔

(ب)فی الحال ایسا کوئی منصوبہ حکومت کے زیرِ غور نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 4فروری2016)

یو سی 41اٹاری سروبہ لاہور سے متعلقہ تفصیلات

*4676: محترمہ خدیجہ عمر: کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف)یو سی 141اٹاری سروبہ لاہور میں پچھلے تین سالوں کے دوران کون کونسی سڑکوں کی تعمیر کی گئی اوران پر کتنے کتنے اخراجات ہوئے، سڑک وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب)ان میں سے کتنی سڑکیں ابھی تک زیر تعمیر ہیں،ان کو کب تک مکمل کر لیا جائے گا؟

(ج)کیاان سڑکوں میں اٹاری سروبہ سٹاپ سے علی ہاؤسنگ کالونی کو جانے والی مین سڑک بھی شامل تھی اگر نہیں توکیوں؟

(تاریخ وصولی 20 مئی 2014 تاریخ ترسیل 30جون 2014)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) پچھلے تین سالوں میں یو سی 141 میں صرف ایک کام "پختگی اور بحالی سڑک از اٹاری دربارتا اٹاری گاؤں لمبائی 1.10 کلو میٹر منظور ہوئی جو موجودہ سڑک میں پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے سیورڈالنے کی وجہ سے شروع نہ ہو سکی۔اس پر کوئی خرچہ نہ ہوا ہے۔

(ب) سڑک از اٹاری دربارتااٹاری گاؤں لمبائی 1.10 کلو میٹر کا ٹینڈر مورخہ 2016۔01۔06 کو ہو چکا ہے۔کنٹریکٹر نے موقع پر کام شروع کر دیا ہے۔

(ج)سڑک کی تعمیر حصہ الف کے مطابق شامل ہے جو کہ موقع پر کام شروع ہو چکا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 4فروری2016)

اٹاری سروبہ سٹاپ سے اور علی ہاؤسنگ کالونی سے دیگر آبادیوں کو جانے والی سڑک کو پختہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*4677: محترمہ خدیجہ عمر: کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ اٹاری سروبہ سٹاپ سے اندر علی ہاؤسنگ کالونی و دیگر آبادیوں کو جانے والی سڑک پختہ نہ ہے؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک کو پختہ کرنے کے لئے پچھلے سال فنڈز بھی مختص کئے گئے تھے اگر ہاں تو کتنے؟

(ج) مذکورہ فنڈز سے مذکورہ پختہ کیوں نہ کی گئی، وجوہات بیان فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 20 مئی 2014 تاریخ ترسیل 30 جون 2014)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) سڑک پختہ ہے لیکن جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

(ب) پچھلے سال 15-2014 میں 6 ملین فنڈز جاری ہوئے۔ اور موجودہ مالی سال میں 12 ملین فنڈز جاری ہوئے ہیں۔

(ج) پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے گزشتہ سال سیوریج کا کام شروع کر رکھا تھا۔ جس کی وجہ سے سڑک کی تعمیر روک لی گئی۔ اب سیوریج کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ سڑک کا ٹینڈر ہو چکا ہے۔ موقع پر کنٹریکٹر نے کام شروع کر دیا ہے۔ تکمیل منصوبہ کی مدت 06 ماہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 4 فروری 2016)

فیصل آباد روڈ پر روڈ ایکسڈنٹ سے متعلقہ تفصیلات

*5172: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ فیصل آباد روڈ پر جامعہ امدادیہ بھٹو کالونی اور سرگودھا روڈ پر توحید چوک کے مقام پر رش کی وجہ سے سڑک عبور کرنا ناممکن ہے؟

(ب) کیا شہری حدود میں سپیڈ کم کرنے، یوٹرن اور اشاراتی بورڈز نصب کر دیئے گئے ہیں؟

(ج) کیا کچہری روڈ فیصل آباد اور پنڈی بھٹیاں مین روڈ کی طرح حکومت چنیوٹ کی شہری حدود میں سپیڈ بریکر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ جامعہ امدادیہ فیصل آباد روڈ اور توحید چوک سرگودھا روڈ کے مقامات پر لوگوں کے گزرنے کے لئے اوور ہیڈ برج بنانے کیلئے میں نے محکمے کو درخواست دے رکھی ہے، اگر حکومت مذکورہ دونوں جگہوں پر اوور ہیڈ برج بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 21 اکتوبر 2014 تاریخ ترسیل یکم جنوری 2015)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) یہ درست ہے کہ ان دونوں مقامات پر رش کی وجہ سے سڑک عبور کرنا مشکل ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ یوٹرن اور اشاراتی بورڈز نصب کر دیئے گئے ہیں۔

(ج) حکومت چنیوٹ کی شہری حدود میں سپیڈ بریکر بنانے کا ارادہ نہ رکھتی ہے۔ تاہم محکمہ پنجاب ہائی وے نے جامعہ امدادیہ بھٹو کالونی میں دو عدد سائن بورڈ نصب کیے ہوئے ہیں جن پر لکھا ہوا ہے کہ آہستہ اور احتیاط سے چلیں آگے آبادی ہے اس کے علاوہ Cat Eyes اور Studs بطور احتیاط و سپیڈ کم کرنے کے لیے موقع پر لگا دیئے ہیں۔

(د) یہ درست ہے کہ نیا بس اڈہ سرگودھا روڈ اور بھٹو کالونی بالمقابل جامعہ امدادیہ فیصل آباد کلو میٹر 28 چنیوٹ کے مقامات پر اوور ہیڈ برج بنانے کے لیے درخواست دی گئی ہے۔ جبکہ سالانہ ترقیاتی پروگرام 16-2015 میں ADP No3534 کے تحت مندرجہ ذیل دو سکیموں کے لیے 33.310 ملین کی رقم مختص کی گئی ہے۔ اور اب ان کو P&D کی ہدایات کے مطابق ڈسٹرکٹ گورنمنٹ چنیوٹ کے زیر نگرانی تعمیر کروایا جائے گا۔

(1) تعمیر پیڈیسٹرن اوور ہیڈ برج نیا بس اڈا سرگودھا روڈ۔

(2 تعمیر پیڈیسٹرین اوور ہیڈ برج بھٹو کالونی فیصل آباد روڈ۔

(تاریخ وصولی جواب 4 فروری 2016)

گورنمنٹ چوبرجی گارڈن اسٹیٹ کوارٹرز میں ٹیوب ویل کا ٹرانسفارمر لگانے سے متعلقہ تفصیلات

*5305: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ ملتان روڈ لاہور میں بڑی گراؤنڈ کے ساتھ واٹر سپلائی کی فراہمی کے لئے نصب ٹیوب ویل کا ٹرانسفارمر خراب ہونے کی وجہ سے اتار لیا گیا ہے اور ٹیوب ویل آٹھ ماہ سے بند پڑا ہوا ہے جس کی وجہ سے کالونی کے مکینوں کو پانی کی فراہمی میں تعطل آ گیا ہے ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کالونی کے مکینوں نے ایس ڈی او چوبرجی کوارٹرز اور دیگر متعلقہ افسران کو ٹرانسفارمر کو دوبارہ لگانے کے لئے گزارشات کیں اس کے باوجود آج تک ٹرانسفارمر نہیں لگایا گیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایس ڈی او چوبرجی کوارٹر نے ٹیوب ویل پر دوبارہ ٹرانسفارمر لگانے کے لئے واپڈا سے رابطہ کیا ہے اگر رابطہ کیا ہے تو کتنی دفعہ، اس کی تفصیل اور ثبوت فراہم کریں ؟

(د) کیا حکومت آٹھ ماہ سے خراب ٹرانسفارمر دوبارہ نہ لگانے پر ایس ڈی او چوبرجی کوارٹرز سمیت دیگر متعلقہ ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے اور دوبارہ ٹرانسفارمر لگوانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں ؟

(تاریخ وصولی 10 نومبر 2014 تاریخ ترسیل 2 دسمبر 2014)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) درست نہ ہے، گورنمنٹ چوبرجی گارڈن اسٹیٹ کالونی ملتان روڈ کا ٹرانسفرمر چوری ہو گیا تھا جس کی FIR ایس ڈی او بلڈنگز سب ڈویژن نمبر 2 چوبرجی گارڈن اسٹیٹ نے پولیس اسٹیشن لٹن روڈ میں رجسٹرڈ کرا دی تھی (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔ علاوہ ازیں چوبرجی گارڈن اسٹیٹ میں الاٹیوں کو پانی کی فراہمی کیلئے دو ٹیوب ویل لگے ہوئے ہیں جن کے ذریعے ڈائریکٹ اور بذریعہ اوورہیڈ ٹینکی کے ذریعے کالونی کے مکینوں کو پانی کی فراہمی بلا تعطل جاری رہی ہے۔

(ب) درست نہ ہے محکمہ نے واپڈا کے دفتر کے ساتھ باقاعدہ Process کیا ہے اور ٹرانسفارمر موقع پر لگایا جا چکا ہے۔

(ج) واپڈا کی جانب سے ڈیمانڈ نمبری 623 بتاریخ 2015۔02۔23 مبلغ۔/480400 جاری ہوا جس کی ادائیگی بذریعہ چیک نمبر E793948 بتاریخ 2015۔02۔26 کر دی گئی ہے اور ٹرانسفارمر لیسکو کی جانب سے لگا دیا ہے۔

(د) ایضاً۔

(تاریخ وصولی جواب 4 فروری 2016)

گوجرانوالہ روڈ پر رنجائی روڈ سے متعلقہ تفصیلات

*5407: جناب محمد آصف باجوہ، ایڈووکیٹ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسکہ گوجرانوالہ روڈ پر واقع گاؤں رنجائی جو کہ سڑک کے شرقی اور غربی سائیڈ پر آبادی پر مشتمل ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ دونوں اطراف کے لوگوں کو سڑک عبور کرنے کے لئے کوئی اوور ہیڈ برج نہ ہے جس کی وجہ سے گزشتہ دو سالوں میں 15 اموات ہو چکی ہیں؟

(ج) حکومت کب تک یہ پل بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 10 دسمبر 2014 تاریخ ترسیل 4 فروری 2015)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) یہ درست ہے کہ گاؤں رنجائی کی آبادی ڈسکہ گوجرانوالہ روڈ کے دونوں جانب شرقی اور غربی اطراف پر مشتمل ہے۔ جسکی لمبائی 2000 فٹ ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ دونوں اطراف کے لوگوں کو سڑک عبور کرنے کے لئے کوئی اوور ہیڈ برج نہ ہے جس کی وجہ سے حادثات ہوتے رہتے ہیں۔

(ج) فی الحال گاؤں رنجائی میں اوور ہیڈ برج کا کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 4 فروری 2016)

صوبائی اسمبلی پنجاب کی زیر تعمیر نئی بلڈنگ سے متعلقہ تفصیلات

*6114: راجہ عبدالحنیف: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبائی اسمبلی پنجاب کی نئی بلڈنگ کا کام کتنے فیصد مکمل ہو چکا ہے اور کتنا کام بقایا ہے، بقایا کام کے لئے کتنی رقم درکار ہے تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا حکومت اس نئی بلڈنگ کی تعمیر جلد از جلد کروانے کے لئے فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔

(تاریخ وصولی 24 فروری 2015 تاریخ ترسیل 30 اپریل 2015)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) نئی پنجاب اسمبلی بلڈنگ ADP کی دو اسکیموں پر مشتمل ہے۔

1۔ ایڈیشنل اسمبلی بلڈنگ، جسکا تخمینہ لاگت 1470.196 ملین روپے ہے جس میں سے 942.632 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں، جو کہ تخمینہ لاگت کے 64% بنتے ہیں۔ 16-ADP2015 میں اس پراجیکٹ کے لیے 200.000 ملین روپے مختص کیے گئے ہیں۔ اس کے موصول ہونے کے بعد اس بلڈنگ کو مکمل کرنے کے لیے 327.564 ملین روپے مزید فنڈز درکار ہوں گے۔

2۔ ایکسٹینشن اسمبلی بلڈنگ، (سیشن ہال) جس کا تخمینہ لاگت 1053.195 ملین روپے ہے جس میں سے 415.537 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں، جو کہ تخمینہ لاگت کا 40% بنتے ہیں۔ اس پراجیکٹ کے لیے 16-ADP2015 میں 200.000 ملین روپے مختص کیے گئے ہیں۔ اس کے موصول ہونے کے بعد اس بلڈنگ کو مکمل کرنے کے لیے 437.658 ملین روپے مزید فنڈز درکار ہوں گے۔

دونوں بلڈنگز کا کل تخمینہ لاگت 2523.391 ملین روپے ہے جس میں سے 1358.169 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ جو کہ دونوں بلڈنگز کو 53% بنتا ہے اور دونوں بلڈنگز کو مکمل کرنے لے لیے مزید 765.222 ملین روپے فنڈز درکار ہوں گے۔

(ب) حکومت اس کو تعمیر کرنے کے لیے فنڈز مہیا کر رہی ہے اس کے مطابق اس مالی سال میں 400.000 ملین روپے مختص کیے گئے ہیں اور ان کے استعمال ہونے کے بعد بقایا رقم بھی مہیا کرنے کی یقین دہانی کرائی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 4 فروری 2016)

ٹوبہ ٹیک سنگھ: محکمہ شاہرات کے عملہ سے متعلقہ تفصیلات

*6126: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ شاہرات کے زیر انتظام سڑکوں کی کل لمبائی کتنی ہے؟

(ب) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ مں ان شاہرات کی دیکھ بھال کے لئے کتنا عملہ مقرر ہے، ان کی تعداد اور گریڈ کی تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا محکمہ کے پاس شاہرات کے لئے متعین یارڈ سٹک کے مطابق عملہ موجود ہے؟

(د) اگر جز "د" کا جواب نفی میں ہے تو کیا محکمہ اس کو یارڈ سٹک کے مطابق کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 25 فروری 2015 تاریخ ترسیل 30 اپریل 2015)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ شاہرات کے زیر انتظام 18 سڑکات ہیں جن کی کل لمبائی 397 کلو میٹر ہے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں شاہرات کی دیکھ بھال کے لیے مندرجہ ذیل عملہ مقرر ہے۔

سیریل نمبر	پوسٹ کا نام	تعداد	گریڈ
1	ہائی وے انسپکٹر	3	6

2	روڈ میپ	13	3
3	روڈ بیلدار	62	2

عملہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ کے پاس شاہرات کے لئے متعین یارڈ سٹک کے مطابق عملہ موجود نہ ہے۔ محکمہ کو یارڈ سٹک کے مطابق 132 روڈ بیلدار درکار ہیں۔ مگر محکمہ کے پاس کل 62 بیلدار موجود ہیں۔

(د) محکمہ یارڈ سٹک کے مطابق روڈ بیلدار بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق بھرتی کیے جائیں گے۔

(تاریخ وصولی جواب 4 فروری 2016)

علی پور تا مظفر گڑھ سڑک سے متعلقہ تفصیلات

*6134: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) علی پور تا مظفر گڑھ پراونشل ہائی وے سڑک کی تعمیر کب کی گئی تھی، اس سڑک کی لمبائی اور چوڑائی کتنی ہے، اس سڑک پر روزانہ کتنی گاڑیاں گزرتی ہیں، یہ سڑک جب بنائی گئی تھی تو اس وقت کتنی گاڑیوں کے روزانہ گزرنے کا اندازہ کیا گیا تھا؟

(ب) کیا اس سڑک کی چوڑائی اس وقت اس پر گزرنے والی ٹریفک کے لئے کافی ہے اگر کم ہے تو پھر اس کی چوڑائی میں یا کشادگی کب تک کی جائے گی؟

(تاریخ وصولی 25 فروری 2015 تاریخ ترسیل 30 اپریل 2015)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) (i) سڑک ہذا قیام پاکستان سے موجود ہے لیکن اسکی کشادگی و اصلاح تقریباً 1990 میں '20 ہوئی تھی بعد میں وقتاً فوقتاً اس کی کشادگی اور اصلاح مختلف مقامات پر ہوتی رہی ہے۔ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ Directorate کے ٹریفک سروے کے مطابق اس سڑک سے روزانہ کی بنیاد پر گزرنے والی ٹریفک کی تعداد درج ذیل ہے۔

سال	P&D Directorate کے مطابق گاڑیوں کی تعداد	مقام
2007	3702 8757	علی پور بمقام ہیڈ پنجند مظفر گڑھ سٹی بمقام مظفر گڑھ بائی پاس
2010	4531 9696	علی پور بمقام ہیڈ پنجند مظفر گڑھ سٹی بمقام مظفر گڑھ بائی پاس
2014	4801 11382	علی پور بمقام ہیڈ پنجند مظفر گڑھ سٹی بمقام مظفر گڑھ بائی پاس
2015	5183 12122	علی پور بمقام ہیڈ پنجند مظفر گڑھ سٹی بمقام مظفر گڑھ بائی پاس

(ii)درج بالا سڑک کی موجودہ چوڑائی مختلف جگہوں پر درج ذیل ہے۔

موجودہ چوڑائی	علی پور مظفر گڑھ کلومیٹر	مقام
.'24کارپٹ(شولڈر'4+'4)	846.54تا867.54لمبائی21کلومیٹر	علی پور تا شہر سلطان
'24+'24دورویہ(T.S.T)	867.54تا869.54لمبائی2کلومیٹر	سٹی شہر سلطان
'20چوڑائی(T.S.T)	869.54تا874.74لمبائی5.20کلومیٹر	شہر سلطان تا مسوشاہ
'24کارپٹ(شولڈر (T.S.T)(4'+4'	874.74تا889.74لمبائی15کلومیٹر	مسوشاہ تا روہیلانوالی
'24چوڑائی(T.S.T)	889.74تا 924.14لمبائی34.40کلومیٹر	روہیلانوالی تا علی پور بائی پاس
'24+'24دورویہ کارپٹ(شولڈر (4'+4'	924.14تا 928.39لمبائی4.25کلومیٹر	مظفر گڑھ شہر

(ب)اس سڑک کی 81.85کلومیٹر لمبائی میں سے 76.65کلومیٹر سڑک کو چوڑا کیا جاچکا ہے اور صرف 5.20کلومیٹر سڑک 20فٹ چوڑائی میں ہے۔ حکومت کے منظور کردہ سالانہ ترقیاتی پروگرام 16-2015میں یہ منصوبہ موجود نہ ہے

تاہم حکومت کی منظوری اور فنڈز کی فراہمی سے بقایا سڑک کو بھی چوڑا کیا جا سکتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 4 فروری 2016)

سرگودھا تا خوشاب دورویہ سڑک سے متعلقہ تفصیلات

*6155: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) سرگودھا تا میانوالی براستہ خوشاب، جوہر آباد روڈ کی تعمیر کب کی گئی، اس پر کل کتنی لاگت آئی تھی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یہ سڑک سرگودھا تا خوشاب دورویہ نہ ہونے کی وجہ سے آئے روز اس پر حادثات رونما ہو رہے ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس سڑک کو دورویہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 27 فروری 2015 تاریخ ترسیل 11 مئی 2015)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف)(1) ضلع سرگودھا کی حدود میں سڑک لاہور سرگودھا میانوالی بنوں روڈ کلو میٹر 126 تا 164.50 کلو میٹر ایڈیشنل کیرج وے مقررہ میعاد کے اندر مکمل ہو چکی ہے جس کی لاگت پر مبلغ 16.838 ملین روپے خرچ ہوئے۔

(2) ضلع خوشاب کی حدود میں اس سڑک کا کلو میٹر نمبر 214.60 تا 206 کلو میٹر انجینئرنگ سیل نے 10-2009 میں تعمیر کی کلو میٹر نمبر 222.37 تا 267.25 کلو میٹر امسال دورویہ زیر تعمیر ہے جسکی تخمینہ لاگت مبلغ 414 ملین روپے ہے اس کی تکمیل میعاد 15 ماہ ہے۔ مقررمدت میں مکمل ہو جائیگی۔

(3) ضلع میانوالی کی حدود میں مذکورہ سڑک از کلو میٹر 267.37 تا 298.00 ہے جس میں 30.51 کلو میٹر کی بہتری و کشادگی کا کام مئی 2004 میں شروع ہوا اور جولائی 2005 میں مکمل ہو گیا جس پر مبلغ 113.893 ملین روپے لاگت آئی۔

(ب) (1) ضلع سرگودھا کی حدود میں مذکورہ سڑک کلو میٹر نمبر 126 تا 173 (47) کلو میٹر دو رویہ ہے باقی سڑک سنگل ہے۔ سڑک کی حالت ٹھیک ہے۔ بائی پاس روڈ کو دورویہ کرنے سے حادثات کم ہو سکتے ہیں۔

(2) ضلع خوشاب کی حدود میں سڑک دورویہ نہ ہونے کی وجہ سے آئے روز حادثات ہو رہے ہیں اور اسے دورویہ کرنے سے حادثات کم ہو سکتے ہیں۔

(3) ضلع میانوالی کی حدود میں مذکورہ سڑک دورویہ نہ ہونے کی وجہ سے کچھ حادثات ہوتے ہیں۔

(ج)(1) ضلع سرگودھا کی حدود میں مذکورہ سڑک کلو میٹر نمبر 126 تا 173 (47) کلو میٹر دورویہ ہے جبکہ کلو میٹر 173 تا 189 سڑک کی چوڑائی 30.06 فٹ ہے دورویہ کرنے کے لیے کوئی منظوری نہ ہے۔

(2) ضلع خوشاب کی حدود میں سڑک دورویہ بنانے کے لیے وزیراعظم پاکستان نے حکم صادر فرمایا ہے۔ اس سڑک کا رف کاسٹ ایسٹیمیٹ 5230.426 ملین روپے ہے جو حکومت پنجاب لاہور کو مورخہ 2014-12-06 کو ارسال کیا جاچکا ہے۔ مزید کوئی پیش رفت نہ ہے۔

(3) ضلع میانوالی کی سڑک کے متعلق ملک شاکر بشیر اعوان MNA ڈسٹرکٹ خوشاب کی درخواست جو کہ بذریعہ C&W ڈیپارٹمنٹ موصول ہوئی جس پر عمل کرتے ہوئے سڑک کو دورویہ بنانے کے لیے Feasibility Report جسکی تخمینہ لاگت مبلغ 12551.941 ملین روپے بنتی ہے حکومت کو بجھوادی گئی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 4 فروری 2016)</u>

<u>ہائی وے اور بلڈنگ سب ڈویژن فورٹ عباس کی بحالی کا مسئلہ</u>

*6215: جناب محمد نعیم انور: <u>کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-</u>

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل فورٹ عباس میں بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ اور ہائی وے ڈیپارٹمنٹ کے سب ڈویژن عرصہ دراز سے قائم تھے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ کچھ عرصہ قبل بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ، ہائی وے ڈیپارٹمنٹ سب ڈویژن فورٹ عباس کو ختم کر کے ہارون آباد بلڈنگ اور ہائی وے ڈیپارٹمنٹ سب ڈویژن میں ضم کر دیا گیا ہے؟

(ج) کیایہ درست ہے کہ تحصیل فورٹ عباس جس میں چولستان بھی شامل ہے رقبہ کے لحاظ سے ایک بڑی تحصیل ہے ضلعی ہیڈ کوارٹر سے 200 کلومیٹر دور تک پھیلی ہوئی ہے، کیاہارون آباد سے آکر ترقیاتی کاموں کی نگرانی کرنا ممکن ہے؟

(د) کیاحکومت ہائی وے سب ڈویژن اور بلڈنگ سب ڈویژن فورٹ عباس کو بحال کرنے کاارادہ رکھتی ہے توکب تک؟

(تاریخ وصولی 4 مارچ 2015 تاریخ ترسیل 14 جولائی 2015)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) درست نہ ہے تحصیل فورٹ عباس میں ہائی وے ڈیپارٹمنٹ کی کوئی سب ڈویژن نہ تھی۔

(ب) درست نہ ہے۔

(ج) ضلعی حکومت کے تحت تحصیل فورٹ عباس میں ڈی۔ڈی۔آو۔ روڈز اور ڈی۔ڈی۔آو بلڈنگز کی پوسٹیں موجود تھیں مورخہ 2011-04-04 کو حکومت پنجاب کی مروجہ پالیسی کے تحت محکمہ مواصلات و تعمیرات کی 80 پوسٹوں کو ختم کر دیا گیا تھا جس میں یہ دونوں پوسٹیں شامل تھیں۔

(د) فی الحال ایسی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 4 فروری 2016)</u>

<u>ہارون آباد تا فورٹ عباس سڑک کی گشادکی کی مسئلہ</u>

<u>*6225</u>:<u>جناب محمد نعیم انور</u>: کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ ہارون آباد تا فورٹ عباس اور فورٹ عباس تا مروٹ سڑکیں ٹریفک کے دباؤ اور رش کے حساب سے چھوٹی ہیں؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ دونوں سڑکیں مکمل ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں، عرصہ دراز سے ان کی تعمیرو مرمت نہیں ہو رہی ہے؟

(ج) کیاحکومت ان دونوں سڑکوں کو کارپٹ روڈ کرنے اور چوڑا کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں توکب تک؟

(تاریخ وصولی 4 مارچ 2015 تاریخ ترسیل 14 جولائی 2015)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) یہ درست ہے کہ ہارون آباد تا فورٹ عباس۔ مروٹ سڑک ٹریفک کے دباؤ اور رش کے حساب سے چھوٹی ہے۔

(ب) اس سڑک پر باقاعدگی سے پیچ ورک کیا جاتا ہے۔ یہ سڑک پیچ فری ہے جبکہ ہارون آباد فورٹ عباس روڈ پر ریسر فیسنگ بھی کی جا چکی ہے۔ سڑکات کی چوڑائی کم ہے لیکن ہر سال باقاعدگی سے پیچ ورک ہوتا رہتا ہے جسکی وجہ سے سڑکیں ٹریفک کے لیے مناسب ہیں۔

(ج) دونوں سڑکوں کو کارپٹ کرنے اور چوڑی کرنے کے لیے ADP-2015-16 میں منظور کرنے کیلئے لکھا تھا جبکہ ایک سڑک فورٹ عباس تا مروٹ لمبائی 50 کلومیٹر میں سے 16 کلو میٹر کی منظوری گورنمنٹ آف پنجاب نے دے دی ہے فنڈز کی کمی کی وجہ سے اس سڑک کے تین گروپ بنائے گئے ہیں جن کے لیے ٹھیکیداروں کی پری کوالفیکیشن کا اشتہار دیا گیا اور گروپ نمبر 1 کی Prequalification کے بعد اسکے ٹینڈر کیلئے مورخہ 28.01.2016 کو مختلف پری کوالیفائیڈ ٹھیکیداروں کو حصہ لینے کیلئے تحریری طور پر کہا گیا مگر کسی بھی فرم نے ٹنیڈر میں حصہ نہ لیا اور اب اس سڑک کا ٹینڈر دوبارہ مورخہ 03.02.2016 کو کال کیا گیا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 4 فروری 2016)</u>

<u>چنیوٹ جھنگ روڈ، چنیوٹ سرگودھا روڈ، چنیوٹ لاہور روڈز سے متعلقہ تفصیلات</u>

***6481: <u>الحاج محمد الیاس چنیوٹی</u>: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چنیوٹ جھنگ، چنیوٹ سرگودھا روڈ، چنیوٹ لاہور روڈ موجودہ ٹریفک کی کیپسٹی اور وزن برداشت کرنے کے قابل نہیں ہیں اور جگہ جگہ ان سڑکوں پر نالیاں بن گئی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ جب یہ روڈز بنائے گئے تھے تو اس وقت ٹریفک کا رش بہت کم تھا، اب اس سڑک کے ذریعے پورے ملک میں کریش سپلائی کی جاتی ہے اور ٹریفک کا رش بہت بڑھ گیا ہے؟

(ج) اگر مذکورہ بالا سوالات کا جواب ہاں میں ہے تو کیا حکومت ان روڈز کو ون وے کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک ان روڈز کو ون وے کر دیا جائیگا؟

(د) چنیوٹ فیصل آباد روڈ جیسے ون وے کرنے کا ٹھیکہ دے دیا گیا ہے اس پر کب تک کام شروع کر دیا جائے گا اور اس کی تاریخ تکمیل کیا ہے؟

(تاریخ وصولی 4 اپریل 2015 تاریخ ترسیل یکم جون 2015)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ ان تمام روڈز پر ٹریفک کا رش بہت زیادہ ہے اور وزن کنٹرول کرنے کے لئے کوئی Weigh Bridge اور Axel Load Enforcement کا طریقہ کار نہ ہے۔ ان سڑکات محفوظ رکھنے کے لئے Axel Load کو کنٹرول کرنا انتہائی ضروری ہے۔ یہ تمام سڑکات C&W پراجیکٹ انجینئرنگ سیل کے زیر نگرانی باقاعدہ بمطابق ڈیزائن تقریباً عرصہ پانچ سے دس سال قبل مکمل کی گئی تھیں۔ جھنگ چینوٹ روڈ پر اوور لوڈڈ کرش بجری والے ٹرکوں کے Axel Load زیادہ ہونے کی وجہ سے Wheel Ruts پڑتے رہتے ہیں جن کو گاہے بگاہے Cold Milling سے ختم کر دیا جاتا ہے۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے کہ جب ان سڑکات کو بنایا گیا تھا اُس وقت ٹریفک کا رش بہت کم تھا، اور

اب ان سڑکات کے ذریعے پنجاب کے بیشتر اضلاع کو پتھر، بجری، کرش سپلائی کی جاتی ہے۔

(ج) ان سڑکات میں سے فیصل آباد۔ چینوٹ روڈ PPP MODE کے تحت One Way کرنے کا منصوبہ پنجاب حکومت کے زیر غور ہے۔ جس کا PC-I تیاری کے مراحل میں ہے جبکہ بقیہ سڑکات کو آئندہ سالوں کے ترقیاتی پروگراموں میں شامل کیا جائے گا۔

(د) چنیوٹ فیصل آباد روڈ کو One Way کرنے کے لئے اس سال PC-II کی مد میں مبلغ 14.699 ملین روپے رکھے گے ہیں اور مشاورتی فرم فیزیبلٹی سٹڈی کر رہی ہے۔ اس کے بعد کنسٹرکشن PPP Mode کے تحت متوقع ہے۔

ابھی تک تعمیر کا کام الاٹ نہیں ہوا، لہٰذا تاریخ تکمیل بتانا قبل از وقت ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 4 فروری 2016)</u>

لاہور: چوبرجی کوارٹرز کی سڑکات کی ٹوٹ پھوٹ سے متعلقہ تفصیلات

*6712: میاں طاہر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ملتان روڈ سے فیروزپور روڈ تک گندے نالے کے ساتھ سڑک کے منصوبے کے لئے بھاری ٹرک، مشینری، بجری اور دیگر سامان چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ لاہور کی اندرونی سڑکوں کے ذریعے آتی جاتی رہی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ وجہ سے چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ کی سڑکات بری طرح ٹوٹ پھوٹ گئی ہیں؟

(ج) کیا حکومت متذکرہ سڑکات بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

(تاریخ وصولی 22 مئی 2015 تاریخ ترسیل 31 جولائی 2015)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) یہ درست ہے کہ چوبرجی گارڈن اسٹیٹ لاہور کی چند سڑکیں تعمیراتی سامان لانے اور لیجانے کے لیے استعمال ہوتی رہی ہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ چند سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوئی ہیں۔

(ج) سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ نے LDA/TEEPA سے رابطہ کیا جس کی بنا پر ان سڑکوں کی مرمت کا کام LDA/TEEPA نے Take Up کیا اور کام مکمل کر دیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 4 فروری 2016)

لاہور: وحدت کالونی میں سرکاری ٹیوب ویل سے متعلقہ تفصیلات

*7021: میاں طاہر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) وحدت کالونی لاہور میں کتنے سرکاری ٹیوب ویل برائے پانی سپلائی کہاں کہاں نصب ہیں۔ کتنے ورکنگ کنڈیشن میں ہیں اور کتنے کب سے بند پڑے ہیں؟

(ب) ان ٹیوب ویلوں کو چلانے کے لئے کتنے ٹیوب ویل آپریٹرز تعینات کئے گئے ہیں ان کے نام، ولدیت اور پتہ جات بتائیں اور ان کے ڈیوٹی ٹائم کیا ہیں۔ ڈیوٹی روسٹر کی نقل فراہم کریں؟

(ج)ان ٹیوب ویلوں سے روزانہ کتنے گھنٹے پانی فراہم کیا جاتا ہے اور یہ کتنے سے کتنے بجے تک چلائے جاتے ہیں؟

(د) کیا ان ٹیوب ویلوں اور ان کو چلانے والے ٹیوب ویل آپریٹرز کو چیک کیا جاتا ہے، یکم جنوری 2015 سے آج تک ان کی چیکنگ جن افسران نے کی ان کے نام، عہدہ اور تاریخ مع ٹائم کی تفصیل بتائیں؟

(ہ) کیا یہ ٹیوب ویل صرف بجلی کی سپلائی کے وقت چلتے ہیں یا لوڈ شیڈنگ میں بھی ان کو چلانے کا انتظام ہے اگر ہاں تو لوڈ شیڈنگ کے وقت ان کو چلانے کے لئے کیا متبادل انتظام کیا گیا ہے؟

(و) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ ان ٹیوب ویلز کو چلانے والے آپریٹرز صرف ان کی یونین کے عہدہ داران کے احکامات کے مطابق ٹیوب ویل چلاتے اور بند کرتے ہیں۔ان کو کوئی چیکنگ کرنے والا نہ ہے خاص کر "بی" بلاک میں یہ صورت حال بہت زیادہ گھمبیر ہے۔اس بابت حکومت کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے۔اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 27 اگست 2015 تاریخ ترسیل یکم ستمبر 2015)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) وحدت کالونی میں کل 6 ٹیوب ویل ہیں اور تمام ورکنگ حالت میں ہیں۔ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(1) گول باغ (2-Cuses and 100-H.P Motor)

(2) سی بلاک مارکیٹ (2-Cuses and 80-H.P Motor)

(3) بخاری مارکیٹ (1-Cuses and 60-H.P Motor)

(4) ایف سی بلاک (2-Cuses and 80-H.P Motor)

(5) وی بلاک (2-Cuses and 80-H.P Motor)

(6) او بلاک گرین بیلٹ (2-Cuses and 60-H.P Motor)

(ب) جی ہاں ان ٹیوب ویلوں کو چلانے کے لیے ٹیوب ویل آپریٹر تعینات کیے گئے ہیں۔ایک ٹیوب ویل پر 4 آپریٹر تعینات کیے گئے ہیں جو کہ تین شفٹ میں ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں۔ان کی تفصیل اور ڈیوٹی روسٹر ایوان کی میز پر رکھ دی گیا ہے۔

(ج) ان ٹیوب ویلوں سے روزانہ تقریباً 14 گھنٹے پانی فراہم کیا جاتا ہے اور صبح 3 بجے سے رات 12 بجے تک چلائے جاتے ہیں اور ہر دو گھنٹے بعد ایک گھنٹہ بند کیا جاتا ہے۔

(د) جی ہاں ان ٹیوب ویلوں اور آپریٹرز کو چیک کرنے لے لیے سپر وائزر ہوتے ہیں جو کہ روزانہ کی بنیاد پر ان کی حاضری چیک کرتے ہیں۔ جبکہ سب انجنئیر انچارج اور متعلقہ ایس ڈی او بھی وقتاً فوقتاً چیک کرتے ہیں۔

(ہ) ان 6 ٹیوب ویلوں میں سے درج ذیل دو ٹیوب ویلوں پر جنریٹر کی سہولت موجود ہے۔

(1) گول باغ (2-Cuses and 100-H.P Motor)

(2) وی بلاک (2-Cuses and 80-H.P Motor)

جبکہ باقی ٹیوب ویل صرف بجلی کی سپلائی کے وقت چلتے ہیں۔

(و) یہ درست نہ ہے۔ٹیوب ویل آپریٹر اپنے شیڈول کے مطابق ٹیوب ویل چلاتے اور بند کرتے ہیں۔یونین کے کسی عہدہ دار کا اس میں کوئی عمل دخل نہیں ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 4 فروری 2016)

راجو وال تا ہیڈ شیر (اوکاڑہ) کینال روڈ کی تعمیر کا مسئلہ

*7196: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پل نہر راجو وال تا ہیڈ گل شیر تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کینال روڈ 24 کلو میٹر سال 2015 میں از سر نو تعمیر کی گئی ہے اگر ہاں یہ تو سڑک کس کمپنی یا ٹھیکیدار نے تعمیر کی اس پر کل کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک بے شمار جگہوں سے بیٹھ گئی ہے اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ ٹھیکیداروں / کمپنیوں کے خلاف

کارروائی کرنے اور مذکورہ سڑک کو مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 13 نومبر 2015 تاریخ ترسیل 28 دسمبر 2015)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) راجووال تا ہیڈ گل شیر بی ایس لنک کینال سڑک کی از سر نو تعمیر نہ کی گئی ہے بلکہ پرانی سڑک پر صرف بحالی و مرمت کا کام کیا گیا ہے۔ منصوبہ کا تخمینہ لاگت 83.400 ملین روپے تھا جس کا کام مورخہ 2014-06-11 کو میسرز عدنان کنسٹرکشن کمپنی کو آلاٹ ہوا اور میسرز ACE کنسلٹنٹ کے زیر نگرانی مورخہ 2015-05-31 کو مکمل ہوا۔ سڑک مذکورہ کی بحالی و مرمت پر 76.364 ملین رقم خرچ ہوئی۔

(ب) سڑک مذکورہ بی ایس لنک کینال کے بائیں کنارے کے اوپر واقع ہے جس کی اونچائی تقریباً 6 سے 8 فٹ ہے۔ سڑک کی اونچائی زیادہ ہونے کے باعث بارشوں کے دوران سڑک مذکورہ کے ساتھ بائیں پشتے پر مٹی میں گھارے پڑ گئے تھے اور جن کی وجہ سے سڑک بھی چند مقامات پر بیٹھ گئی تھی جس کی بروقت مرمت بھی مذکورہ ٹھیکیدار نے کر دی ہے۔

(ج) سڑک مذکورہ کی بحالی و مرمت کا کام ٹھیکیدار نے Specifications کے مطابق میسرز ACE کنسلٹنٹ کی زیر نگرانی مکمل کیا اور سڑک کی موجودہ حالت بھی ٹھیک ہے مزید براں ٹھیکیدار مورخہ 2016-05-31 تک سڑک کی ہر قسم کی ٹوٹ پھوٹ اور مرمت کا ذمہ دار ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 4 فروری 2016)

لاہور | رائے ممتاز حسین بابر
6 فروری 2016ء | سیکرٹری

بروز پیر 8 فروری 2016 محکمہ مواصلات و تعمیرات کے سوالات و جوابات کی فہرست اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	ڈاکٹر سید وسیم اختر	2430-2228
2	محترمہ حنا پرویز بٹ	1897
3	جناب جمیل حسن خان	2012
4	جناب احمد شاہ کھگہ	2197-2195
5	جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی	2741
6	جناب احسن ریاض فتیانہ	6155-3121
7	لفٹیننٹ کرنل (ر) سردار محمد ایوب خان	3722-3721
8	جناب محمد آصف باجوہ، ایڈووکیٹ	5407-3936
9	محترمہ خدیجہ عمر	4677-4676
10	الحاج محمد الیاس چنیوٹی	6481-5172
11	محترمہ فائزہ احمد ملک	6134-5305
12	راجہ عبدالحنیف	6114
13	جناب امجد علی جاوید	6126
14	جناب محمد نعیم انور	6225-6215
15	میاں طاہر	7021-6712
16	محترمہ لبنیٰ ریحان	7196